اُنتقاد کے لئے کتاب کے دو نسخے آنا ضروری ہے

انتقاد

دیوانِ شاہ نیازؒ: مرتبہ شفیق بریلوی برائے تنظیم خدام سلسلۂ عالیہ نیازیہ، ٹی -۴۸/۲، پی ای سی ایچ سوسائٹی، کراچی ۔ ۲۹۔ صفحات ۲۵۰۔ قیمت چھ روپے۔

تنظیم خدام سلسلۂ عالیہ نیازیہ کراچی مبارکباد کی مستحق ہے کہ اُس نے بڑی نفاست کے ساتھ اور دیدہ زیبی کے سلیقے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے حضرت شاہ نیاز احمد صاحب علوی بریلوی قدس سرہ العزیز کا گراں بہا مجموعۂ کلام شائع کر دیا۔ یہ ایک نہایت اہم قومی و دینی متاع تھی جو خدا کا شکر ہے کہ جناب شفیق بریلوی کی توجہ سے منظرِ عام پر آگئی۔

حضرت شاہ نیاز احمد صاحب دراصل بریلوی نہیں، سرہندی تھے اور کہا جا سکتا ہے کہ خاکِ پاک سرہند کی جس عظمت کا آغاز حضرت مجدد الف ثانیؒ کے ظہور سے ہوا تھا، اُس کے خاتم حضرت صاحب موصوف تھے۔ آپ وہاں ۱۷۴۲ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد حضرت شاہ عظمت اللہ علویؒ اندی جان کے سلطان حضرت شاہ آیت اللہ علوی کے پوتے تھے جنہوں نے حضرت ابو بن ادہمؒ کی طرح تختِ سلطنت پر لات مار کر فقیری اختیار فرمالی تھی۔ گویا تصوّف آپ کے خمیر میں تھا اور پھر جب آپ کے والد ماجد نے آپ کو دہلی لے جا کر حضرت مولانا شاہ فخرالدین محمدؒ کے آغوشِ تربیت میں دے دیا تو گویا سونے پر سہاگہ ہو گیا۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ کی طرح حضرت شاہ نیازؒ بھی علوم ظاہری و باطنی کے منتہی تھے۔ چنانچہ آپ نے کچھ عرصہ مولانا فخر کے مدرسے میں درس دیا۔ آپ کے اُس زمانے کے شاگردوں میں اُردو کے مشہور شاعر مصحفی بھی تھے۔ مگر حضرت مجدد الف ثانی کے برعکس حضرت شاہ نیاز وحدتِ وجودی کے علمبردار تھے اور اس میں وہ اس حد تک بڑھ گئے ہیں کہ اُن میں اور منصور حلاج میں کوئی فرق باقی نہیں رہ جاتا۔ فرماتے ہیں ؎

سلطانِ بے نیازم گو صورتِ نیازم — نشناسیم کہ چونم عنقائے قافِ قدسم!

حضرت صاحب نے اُردو اور فارسی کے علاوہ ہندی میں بھی طبع آزمائی کی ہے۔ ایک غزل عربی میں بھی ہے۔

اُن کے کلام کی سب سے نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ انھوں نے تصوّف برائے شعر گفتن خوب است سے کام نہیں لیا۔ اُردو اور فارسی کے شعراء کی غزلوں میں شکایتِ زمانہ اور جورِ معشوق کے علاوہ کچھ شعر صوفیانہ قسم کے بھی ہُوا کرتے ہیں۔ یہ متصوفانہ شعر چونکہ وارداتِ قلب سے غیر متعلق ہوتے ہیں اس لئے ان میں لفظوں کے ہیر پھیر کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ لیکن حضرتِ شاہ نیاز چونکہ ایک بلند مرتبہ، صاحبِ حال بزرگ تھے، اس لئے اُن کے اشعار میں رسمیت نام کو بھی نہیں ہے۔ حضرت خواجہ میر دردؔ کی طرح اُن کے ہاں بھی محسوسات کی نقاشی کی گئی ہے بلکہ حضرت شاہ نیاز صاحب کے ہاں یہ رنگ اور بھی چوکھا ہو جاتا ہے۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ اُن کے پورے مجموعے میں میر دردؔ کے برعکس شاید ہی کوئی شعر ایسا مل سکے جس کی مجازی تعبیر کی جا سکتی ہو۔ اُن کا دوسرا امتیازی وصف یہ ہے کہ اُن کا سارے کا سارا کلام ایک ایسی سرمستی سے لبریز ہے جس کی مثالیں کم از کم اُردو شعراء کے ہاں ملنا مشکل ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ جب حضرت شاہ صاحب پر کوئی خاص روحانی کیفیت طاری ہوتی تھی تو اُن کی زبانِ مبارک پر شعر جاری ہو جاتے تھے۔ اسی لئے ان کے ہاں بلا کی روانی ہے جسے اُن کے فلسفۂ وجودیّت نے اور زیادہ تند و تیز بنا دیا ہے۔ مثلاً ؎

ملکِ خُدا میں یار و آباد ہیں تو ہم ہیں
تعمیرِ دوجہاں کی بنیاد ہیں تو ہم ہیں
دیکھا پرکھ پرکھ کر آخر نظر چڑھا یہ
گر نقد ہیں تو ہم ہیں نقّاد ہیں تو ہم ہیں

مختصر یہ کہ اُن کی طبعِ وقّاد نے اسی رنگ میں گیارہ شعر ارشاد فرمائے ہیں۔ ہندی میں بھی یہی عالم ہے ملاحظہ فرمائیے ؎

جوگنیا کا بھیس بنا کر پی کو ڈھونڈن جاؤں
نگری نگری دوارے دوارے پی پی سبد سناؤں
درس بھکاری جگ میں ہو کے درشن بھچّا پاؤں
تن من او پر واروں تب میں نیازؔ کہاؤں

(عبدالرحمٰن خان)

سیاحت نامہ روس: مصنف؛ احمد بن فضلان - مترجم؛ نذیر حسین۔

صفحات؛ ۸۰ - سائز؛ $\frac{20 \times 30}{16}$ - شائع کردہ؛ نقاش اکاڈمی - ۹ کوپر روڈ - لاہور۔
مجلد قیمت؛ دو روپے۔

اسلام اپنے متبعین کو انسانیت کے لئے حیات بخش عقیدہ و پیغام ہی نہیں بخشتا۔ بلکہ اس عقیدہ و پیغام کو انسانیت میں عام کرنے کی گراں قدر ذمہ داری بھی سونپتا ہے۔ جب تک مسلمان اپنی ذمہ داری محسوس کرتے رہے، ان پر جمود و سکون حرام ہوگیا تھا اور وہ زندہ و متحرک طاقت بن کر دنیا کو حیات بخش پیغام پہنچانے کے لئے مسلسل جہاد کرتے رہے۔ انھوں نے دنیا کی مظلوم اقوام کے حالات معلوم کرنے، انہیں مظالم سے نجات دلانے، ان تک اسلام کی دعوت پہنچانے کے لئے جو مختلف طریقے اختیار کئے تھے۔ ان میں سیاحت ایک اہم اور مؤثر ذریعہ تھا۔

اس سفرنامہ کے مصنف ابن فضلان نے چوتھی صدی ہجری (۳۰۹ھ تا ۳۱۰ھ) میں اپنا سفرِ روس، بغداد سے شروع کیا اور براستہ ہمدان، نیشاپور، مشہد، مرو، آمل، بخارا و بلغار تک پہنچا۔ ابن فضلان اس شاہی وفد کا سربراہ تھا۔ جسے امیر المومنین المقتدر باللہ (۲۹۵ تا ۳۲۰ھ) نے سلافیوں (صقالبہ) کے بادشاہ المش بن یلطوار کی اس درخواست کو منظور کرتے ہوئے بھیجا تھا جس میں یہ مطالبہ کیا گیا تھا؛

"دینِ اسلام سمجھانے اور شریعتِ اسلامی سے واقفیت بہم پہنچانے کے لئے اس ملک میں ایک جماعت بغداد سے روانہ کی جائے، ایک مسجد بنوا دی جائے اور ساتھ ہی ایک قلعہ تعمیر کرایا جائے۔ تاکہ یہاں کے باشندے، یہودیوں کی فتنہ سامانیوں سے محفوظ رہیں۔"

اپنے سفرنامہ میں ابن فضلان نے راستہ میں پڑنے والے علاقوں اور وہاں کے باشندوں پر جو کچھ لکھا ہے وہ سند کی حیثیت رکھتا ہے، مصنف کی دقتِ مشاہدہ نے اس سفرنامہ کو نہایت دلچسپ بنادیا ہے، آج کی مہذب دنیا میں مروج بعض قدیم دینی اور سماجی رسومات پر بھی جا بجا اشارے ملتے ہیں، سفرنامہ میں جہاں جغرافی نقطۂ نظر سے مقامات کا تذکرہ ملتا ہے۔ وہاں ان علاقوں کے باشندوں کی معاشرتی، معاشی اجتماعی ثقافتی اور دینی زندگی پر بھی معتدبہ مواد ملتا ہے۔ انہی خوبیوں کے باعث یہ سفرنامہ اسلامی دنیا میں خاصا مقبول ہوگیا تھا۔ خود یاقوت نے اپنی شہرۂ آفاق تصنیف "معجم البلدان" میں اس کے متعدد اقتباسات دیئے ہیں۔ بعد میں روس و عرب کے تعلقات پر روشنی ڈالنے والے علماء نے بھی اس سفرنامہ پر اعتماد کیا۔ روسی

زبان کے علاوہ متعدد یورپی زبانوں میں بھی اس سفرنامہ کا ترجمہ ہو چکا ہے اور چونکہ یہ سفرنامہ ایرانی جغرافیہ و تاریخ کا ایک مستند سرچشمہ ہے۔ لہٰذا اس کا فارسی ترجمہ نہایت آب و تاب سے ایران میں شائع ہوا ہے۔ اس کے مترجم ابوالفضل طباطبائی ہیں۔ فارسی کا یہ ترجمہ معلومات افزا مقدمہ اور آخر میں حواشی و تعلیقات نیز فہرست اماکن و رجال و قبائل کے اضافہ کے باعث بہت زیادہ مفید اور قیمتی ہو گیا ہے۔

نذیر حسین صاحب نے جناب علامہ عبدالعزیز المیمنی کی رہنمائی میں اس کا عربی سے اُردو میں رواں ترجمہ کر کے اُردو سفرناموں میں ایک دلچسپ اور پُر از معلومات سفرنامہ کا اضافہ کیا ہے۔

افسوس ہمیں عربی سفرنامہ کا نسخہ نہ مل سکا۔ ورنہ ہم اس سے ترجمہ کا تقابلی مطالعہ بھی کرتے۔ (عبدالرحمٰن طاھر سورتی)

بقیہ:- معانی القرآن للفراء کی خصوصیتیں

خالدین فیھا مادامت السموات والارض الا ما شاء ربک (سورۃ ھود: ۱۰۷)

ترجمہ۔ وہ (مجرمین) ہمیشہ جہنم میں ہی رہیں گے جب تک آسمانوں اور زمین کو دوام ہے اس صورت میں کہ تیرا پروردگار چاہے۔

اب الفراء کی بحث ملاحظہ ہو۔ الا ما شاء ربک' استثناء سے کیا مراد ہے جب کہ اللہ تعالیٰ نے اہل النار سے بھی خلود کا وعدہ کیا ہے اور اہل الجنۃ سے بھی؟ اس کی دو طرح پر تشریح ہو سکتی ہے اول تو یہ کہ استثناء 'الا ما شاء ربک' ایسا استثناء ہے جس پر عمل نہیں ہوگا جیسا کہ آپ کسی کو کہیں لاضربنک الا ان اری غیر ذلک لیکن آپ کا تہیہ اس کو سزا دینے کا ہو تو گویا اس استثناء پر عمل مقصود نہیں۔ دوم یہ کہ عربی زبان کے ایک قاعدہ کے مطابق جب مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ کے برابر ہو یا مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ سے بڑا ہو تو الا اس وقت واو (جمع، اضافہ) کا ہم معنی ہوتا ہے۔

جیسا کہ روزمرہ میں کہا جاتا ہے:

لی علیک الف الا الفین الذین من قبل فلان یعنی یہ دو ہزار مزید بھی میرے ذمہ واجب الادا ہیں۔ یہی مطلب ہے اس آیت کا خالدین فیھا مادامت السموات والارض الا ما شاء ربک یعنی ما شاء ربک کا عرصہ مادامت السموات والارض کے عرصہ پر اضافہ ہے استثناء نہیں۔ (مسلسل)

ادارہ تحقیقات اسلامی
کی
دو نئی کتابیں

(۱) "کتاب النفس و الروح (عربی متن)"

مصنف : مشہور مفسر و متکلم امام : فخر الدین رازی (المتوفی ٦٠٦ھ / ١٢٠٩ء)

تحقیق : ڈاکٹر محمد صغیر حسن معصومی - پروفیسر انچارج

یہ نادرالوجود کتاب مشہور مفسر ومتکلم امام فخرالدین رازی (رح) کی تصنیف ہے - یہ کتاب دو حصوں میں منقسم ہے - حصہ اول میں علم الاخلاق کے اصول کلیہ سے بحث کی گئی ہے - دوسرے حصہ میں خواھش نفسانی سے متعلق امراض کے علاج سے بحث کی گئی ہے -

اس کتاب کا ذکر کشف الظنون کے سوا کسی قدیم یا جدید فہرست کتب میں نہیں ملتا - برا کلمن کو بھی اس کتاب کے وجود کا علم نہیں - بوڈلین لائبریری اکسفورڈ کے مخطوطہ کے علاوہ اس کتاب کے کسی دوسرے نسخے کا وجود آج تک دریافت نہیں ھوا - اس کتاب کے عربی متن کو ڈاکٹر محمد صغیرحسن معصومی پروفسیر انچارج ادارہ ھذا نے بڑی دیدہ ریزی سے ایڈٹ کیا ھے - اس کا انگریزی ترجمہ پریس میں ھے اور جلد شائع کردیا جائے گا -

صفحات—۲۲۰ قیمت پندرہ روپے

(۲) "کتاب الاموال"

مولف : امام ابوعبید قاسم بن سلام رح (المتوفی ٢٢٤ھ / ٨٣٦ء)

مترجم و مقدمہ نگار : عبدالرحمان طاھر سورتی - ریڈر

یہ کتاب امام ابوعبید رح کی تالیف ھے - مؤلف امام شافعی رح اور امام احمد بن حنبل رح کے ھمعصر اور اسلامی علوم کے ماھر ھیں۔

کتاب کا اردو ترجمہ دو حصوں میں منقسم ھے - حصہ اول اسلامی مملکت میں غیر مسلموں سے لئے جانے والے سرکاری محصولات اور ان کی تفاصیل پر مشتمل ھے - حصہ دوم مسلمانوں سے وصول ھونے والے مالی واجبات (صدقہ و زکواۃ) پر مشتمل ھے - ھر دو حصہ پر مترجم نے مقدموں کا اضافہ کیا ھے -

حصہ اول صفحات—۵۴۴ قیمت پندرہ روپے

حصہ دوم صفحات—۴۰۸ قیمت بارہ روپے

ناظم نشر و اشاعت : ادارہ تحقیقات اسلامی- پوسٹ بکس نمبر ۱۰۳۵ اسلام آباد

طابع : خورشید الحسن مطبع : خورشید پرنٹرز اسلام آباد

ناشر : اعجاز احمد زبیری - ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد (پاکستان)

Regd. No. P. 14 *July, 1970*

Monthly FIKR-O-NAZAR *Islamabad*

ISLAMIC RESEARCH INSTITUTE

مجموعہ قوانین اسلام
کی
تیسری جلد شائع ہو گئی

مجموعہ قوانین اسلام مؤلفہ تنزیل الرحمن کی پہلی دو جلدوں میں نکاح' نفقہ زوجہ، مہر، طلاق ، عدالتی تفریق، خلع، مبارآت، ظہار، ایلاء، لعان اور عدت سے متعلق قوانین اسلام کو مدون شکل میں پیش کیا جا چکا ہے - یہ جلد نسب اولاد ، حضانت ، نفقہ اولاد و آباء واجداد ، ہبہ اور وقف کے اسلامی قوانین پر مشتمل ہے

حسب سابق تیسری جلد میں بھی مذکورہ قوانین کو دفعہ وار شکل میں جدید انداز پر مرتب کر کے مختلف مذاہب فقہ—حنفیہ ، مالکیہ ، شافعیہ ، حنبلیہ شیعہ امامیہ اور ظاهریہ—کے نقطہ ھائے نظر تشریح کے ساتھ بیان کئے گئے ھیں - ساتھ ھی ممالک اسلامیہ میں رائج الوقت متعلقہ قوانین کے تفصیلی حوالے بھی شامل ھیں - آخر میں پاکستان کی اعلیٰ عدالتوں کے فیصلوں کا ذکر کرتے ہوئے جہاں کہیں قوانین نافذ الوقت میں کوئی نقص ، کمی یا خلاف شرع بات محسوس کی گئی ہے اس کی نشان دھی کے ساتھ متعلقہ قانون میں ترمیم یا جدید قانون سازی کی طرف توجہ دلائی گئی ہے -

امید ہے کہ جب پاکستان میں پارلیمانی سطح پر شخصی قانون مسلمانان (مسلم پرسنل لاء) کو مکمل آئینی اور قانونی صورت دینے کے لئے ضابطہ بند (Codify) کیا جائے گا تو یہ مجموعہ ملک کی وزارت ھائے قانون اور قومی و صوبائی اسمبلیوں کے لئے بہترین راہ نما ثابت ہو گا -

اسلامی قانون پر کوئی لائبریری اس مجموعہ کے بغیر مکمل نہیں کہلائی جا سکتی -

حصہ اول	۱۰ روپے
حصہ دوم	۱۵ روپے
حصہ سوم	۱۵ روپے

ملنے کا پتہ

ادارۂ تحقیقات اسلامی ـ اسلام آباد

پوسٹ بکس نمبر ۱۰۳۵ اسلام آباد